© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحۃ المجلد الثالث

الحمد للّٰہ الذی جعل فی کل زمان بقایا من اھل العلم یدعون من ضل الی الھدی وینھونہ عن الردی یحیون بکتاب اللہ الموتیٰ وبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجھالۃ والردیٰ، فکم من قتیل لابلیس قد احیوہ وکم من ضال تائہ قد ھدوہ فما احسن آثارھم علی الناس۔ ینفون عن دین اللہ سبحانہ تحریف الغالین، وانتحال المبطلین وتاویل الضالین۔ الذین عقدوا الویۃ البدع واطلقوا عنان الفتنۃ یقولون علی اللہ وفی اللہ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا — ویقولون فی کتابہ بغیر علم فنعوذ باللہ من کل فتنۃ مضلۃ ہ وصلی اللہ علی محمد۔

یہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب گرامی کا خطبہ ہے جو آپ نے حافظ مسدد بن مسرہد البصری (ف ۲۲۸ھ) کے نام لکھا تھا[۱] جس میں حافظ مسدد کے استفسار پر اہل حدیث کے عقائد ذکر فرمائے ہیں۔

چند لفظوں کے اختلاف کے ساتھ یہی خطبہ آپ کی کتاب الرد علی الجہمیہ کا فاتحۃ الکلام ہے[۲] اس خطبے سے حضرت امام کے شغف کی وجہ غالباً یہ ہے کہ الفاظ کی کمی بیشی سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سے مروی ہے[۳]۔

---

[۱] وفی المروی عن عمرؓ الحمد للہ الذی امتن علی العباد بان یجعل فی کل زمان الخ رالبدع والنھی عنہا[۲] کتاب الرد علی الجھمیۃ میں الجاھلین ہے [۳] طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی ص۳۴۲ [۴] دیکھئے کتاب الرد علی الجھمیۃ مطبوعہ اواخر تفسیر جامع البیان ص۳ طبع فاروقی دھلی [۵] کتاب البدع والنھی عنھا للامام الحافظ محمد بن وضاح المتوفی ۲۸۶ھ شام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دحیق کی جلد ثالث کا افتتاح اس مبارک خطبے سے اس لیے کیا جارہا ہے کہ یہ اس کے مسلک اور پالیسی کا مظہر ہے۔

اس خطبے میں فرمایا گیا ہے کہ حاملین علوم شرعیہ نے نہ صرف اسلام کو اسی شکل میں پیش کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ نے اس پر عمل کر کے دکھایا بلکہ اس کو ہر اس چیز سے بچا کر رکھا جس سے اس کا صاف و شفاف آئینہ غبار آلود ہوتا تھا۔ اس پاکباز جماعت نے اسلام کو محرفانہ غلو۔ باطل قانون سازی اور غفلت وجہالت پر مبنی اعراض و بے عملی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

دراصل یہ مضمون مندرجہ ذیل حدیث سے ماخوذ ہے۔ عن ابراھیم بن عبد الرحمٰن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلاً [1]

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اس حدیث کی تشریح یوں فرمائی ہے۔

تحریف الغالین وھو اشارۃ الی التشدد والتعمق وانتحال المبطلین وھو اشارۃ الی الاستحسان وخلط ملۃ بملۃ وتاویل الجاھلین وھو اشارۃ الی التھاون وترک المامور بہ (حجۃ اللہ صنا جلد ا)

"یعنی غالیوں کی تحریف (دین) ہے۔ ناجائز سختی جھیلنا، اپنے اوپر اپنی پیدا کردہ جکڑ بندیاں عائد کر لینا۔ مسائل میں بلاوجہ کریدنا وغیرہ" ــــ اس کی مثال میں قبر پرستوں، آباء و مشائخ کے جامد مقلدوں، جاہل صوفیوں۔ اور پیشہ ور پیروں کے کردار کو پیش کیا جا سکتا ہے ــــ "اور باطل پرستوں کا انتحال [2] یہ ہے کہ "مصلحت پسندی" پر اسلام کا خول چڑھا کر اور غیر اسلامی عقائد و اعمال کی آمیزش کر کے اسلام کو ملغوبہ بنا دیا جائے۔" ــــ جس طرح "ادارہ ثقافت" لاہور کے دانش ور وقتی مصالح (استحسان) پر قرآن و حدیث کے نصوصِ صریحہ تک کو قربان کر دینے کے درپے ہیں، نیز پرویز صاحب

[1] مشکوٰۃ شریف کتاب العلم فصل ۲ اصابہ ص۱۲ جلد ا۔ لسان المیزان ص۷۷ جلد ا۔ فتح المغیث ص۱۲۵

[2] بمعنی غلط انتساب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے جرنلسٹ اشتراکیت (یعنی عہد حاضر کی مزدکیت) کے مالی نظام کو "قرآنی نظامِ ربوبیت" کے عنوان سے عوام کے حلقوں میں اتارنے کی کوششوں میں مصروف ہیں ــــ اور جاہلوں کی تاویل ہے، شریعت کی اہمیت گرانا، اوامرالٰہیہ کا ترک اور بے راہ روزندگی میں سرمستی"ــــ اسے سمجھنے کے لیے ہمارے اوپر مسلط گروہ کی بیان بازیاں اور طرز زندگی پھر ان کی دیکھا دیکھی عام معاشرے کی حالت ہمارے سامنے ہے ــــ

یہ تین قسم کی اعتقادی اور عملی بنیادی گمراہیاں مسلمانوں کے اندر ایسی ہیں جن کے پیدا ہونے سے اسلامی طاقت کا انحطاط شروع ہوا جواب تک روبہ ترقی ہے ــــ اور معلوم نہیں کب تک رہے! عقلیت پرستوں اور تقاضاہائے وقت کے نبض شناسوں کو اس کا علاج سوچتے اور کرتے صدیاں گزر گئیں ــــ مگر اب تک ناکامی ہی پلے پڑی ہے اور جب تک سوچنے کا یہی ڈھنگ رہا مسلمانوں کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جائے گا، تا آنکہ کتاب و سنت کے ظواہر نصوص اور سلف امت (قرون ثلاثہ اولیٰ) کے سانچے میں مسلمانوں کے عقائد اور ہر قسم کی متعلقہ عبادات، سیاسیات، معاشیات، عادات وغیرہ اعمال کو نہ ڈھالا جائے۔ اسی طرف حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔

لن یصلح اخر ھذہ الامۃ الابما صلح بہ اولھا	یعنی جس طریق سے قرن اول میں اصلاح ہوئی وہی طریقہ بعد میں آنیوالوں کی اصلاح کا ہے

یہی دعوت جماعت اہل حدیث کی دعوت ہے جس کو شاہ ولی اللہ صاحب نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے۔

الفرقۃ الناجیۃ ھم الاخذون فی العقیدۃ والعمل جمیعا بماظھر من الکتاب والسنۃ و جری علیہ جمھور الصحابۃ والتابعین[1]	یعنی نجات یافتہ وہی جماعت ہے جو ظاہر قرآن و حدیث اور مسلک جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کے مطابق اپنے عقائد اور اعمال رکھتی ہے۔

(باقی برصفحہ ۶۵)

[1] لفظی معنی۔ الفاظ کو غلط معنی پہنانا۔ ؎ حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۷۱ جلد اول

© rasailojaraid.com